بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت کے زلزلے

(مولانا سہیل باوا ۔لندن)

یاایھاالناس اتقو رباکم ان زلزلت الساعة شیء عظیم الخ

ترجمہ:۔ لوگو ڈرو اپنے رب سے بیشک زلزلہ قیامت کی ایک بڑی چیز ہے۔

قرآن کریم نے زلزلہ کو قیامت کی نشانی قرار دیا۔قیامت کے عظیم الشان زلزلہ دو ہیں۔ایک عین قیامت کے وقت یا نفخہء ثانیہ کے بعد دوسرا قیامت سے کچھ پیشتر جو علامات قیامت میں سے ہے۔قیامت صور اسرافیل کی خوفناک چیخ کا نام ہے جس سے پوری کائنات زلزلہ میں آجائے گا، اس زلزلہ کے ابتدائی جھٹکوں ہی سے دہشت زدہ ہو کر دودھ پلانے والی مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی، حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہوجائیں گے اس چیخ اور زلزلہ کی شدت بڑھتی جائیگی جس سے تمام انسان اور جانور مرنے شروع ہوجائیں گے یہاں تک زمین وآسمان میں کوئی جاندار زندہ نہ بچے گا، پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑتے پھریں گے ستارے اور سیارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔آفتاب کی روشنی فنا ہوجائیگی، آسمان کے پرخچے اڑجائیں گے اور پوری کائنات موت کی آغوش میں چلی جائے گی۔قیامت ایک حقیقت ہے اس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا خاص طور پر ایمان والوں کو قیامت کی حقیقت کے بارے میں مزید باور کرانے کی ضرورت نہیں قرآن وحدیث میں بیشمار دلائل موجود ہیں اور اس عظیم دن کی خبر تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو دیتے چلے آئے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والسلام نے آکر یہ بتایا کہ قیامت قریب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والسلام کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہونے والا نہیں اسلئے آپ نے اس کی علامات سب سے زیادہ تفصیل سے ارشاد فرمائیں، تاکہ لوگ یوم آخرت کی تیاری کرلیں، اپنے اعمال کی اصلاح کرلیں اور نفسانی خوہشات ولذت میں انہاک سے باز آجائیں۔قیامت کی علامات میں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ نے بعض علامات ایسی بیان فرمائی ہیں جن کے وقوع سے پہلے قیامت نہیں آئیگی۔راقم کو ان تمام نشانیوں کو قلم بند کرنا مقصود نہیں بلکہ ان علامات کی نشان دہی کرنی ہے جو کہ موجودہ زمانے میں ہمیں صاف اور واضح نظر آتی ہے، (بخاری اور مسلم) میں ایک روایت ہیں جس کے راوی حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک تیس کے ایسے دجال وکذاب پیدا نہ ہوجائیں جن میں سے ہر ایک اپنے آپ کو اللہ کا رسول بتائے گا اور اس وقت تک قیامت نہ آئیگی جب تک زلزلوں کی کثرت نہ ہوجائے۔(ترمذی شریف) میں اسی قسم کی ایک تفصیلی روایت ملتی جس کے راوی بھی حضرت ابو ہریرۃؓ ہیں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والسلام نے ارشاد فر

مایا کہ جب مال غنیمت کو گھر کی دولت سمجھا جانے لگے اور امانت غنیمت سمجھ کر دبالی جایا کرے اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے اور دینی تعلیم دنیا کے لئے حاصل کی جائے اور انسان اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور ماں کو ستائے اور دوست کو قریب کرے اور ماں باپ کو دور کرے اور انسان کی عزت اسلئے کی جائے تا کہ وہ شرارت نہ پھیلائے ۔گانے بجانے والی عورتیں اور گانے بجانے کے سامان کی کثرت ہو جائے شرابیں پی جانے لگے اور بعد میں آنے والے لوگ امت کے پچھلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس زمانہ میں سرخ اور زلزلوں کا انتظار کرو، زمین میں دھنس جانے اور صورتیں مسخ ہو جانے اور آسمان سے پتھر برسنے کے بھی منتظر رہو اور ان عذابوں کے ساتھ دوسری ان نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو پے در پے اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی لڑی کا تاگہ ٹوٹ جائے اور پے در پے دانے گرنے لگیں۔اس ارشاد میں جن باتوں کی خبر دی گئی ہے سب کی سب سو فیصد پوری ہو چکی ہیں یہ وہ برائیاں ہیں جن میں آج پوری دنیا مبتلا ہے اور ان کے بعض نتیجے آپ حضرات کے سامنے ظاہر ہو رہے ہیں کسی ملک میں طوفان وسونامی اور سرخ آندھی عراق میں آگ کی بارش اور پاکستان میں رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں خطرناک اور خوفناک زلزلوں نے پورے ملک کو ہلا کر رکھدیا ہزاروں لوگ شہید ہوئے اور زخمی ہوئے لاکھوں لوگ بے گھر ہوئے اقوام متحدہ نے اس زلزلہ کو عالمی سانحہ قرار دیا ہے۔اگر ہم اس کے اسباب وجوہات اور امت کے کارناموں پر ایک سرسری نظر ڈالیں اور پھر ان عذابوں پر غور کریں تو پھر ہمیں معلوم ہو گا کہ جو زلزلہ کی صورت سامنے آ رہی ہیں، ہمیں اس حقیقت کا پورا یقین ہو جائے گا کہ جو کچھ مصائب وآفات آج ہم دیکھ رہے ہیں وہ ہماری کرتوتوں کا نتیجہ اور بدکاریوں کا بدلہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے زمین کی رگیں بنائی ہیں اور وہ فرشتوں کے ہاتھ میں دیدی ہیں جہاں کہیں گناہوں کا بار بڑھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ وہاں فوری عذاب نازل کرنا چاہتا ہے تو فرشتوں کو حکم فرماتا ہے۔فرشتہ زمین کی رگ کو کھینچتا ہے زمین لرزتی ہے، زلزلہ آجاتا ہے۔

حضورﷺ کے مبارک زمانہ میں زلزلہ آیا۔آپﷺ نے صحابہؓ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا رب تم سے توبہ چاہتا ہے تم توبہ کرو۔ بہر حال ان احادیث سے معلوم ہوا کہ گناہوں کی کثرت زلزلہ کا سبب ہوتا ہے۔اور توبہ ذریعہ نجات ہے۔حضرت عمر فاروقؓ کے مبارک دور میں بھی زلزلہ آیا۔آپؓ نے لوگوں کو خطاب کر کے فرمایا۔کوئی خاص گناہ ہے جس کا ارتکاب ہو رہا ہے۔لوگو توبہ کرو، میں قسم کہتا ہوں کہ اگر دوبارہ زلزلہ آیا تو میں یہاں نہیں رہوں گا۔حضرت عائشہ صدیقہؓ سے زلزلہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔کہ زنا، شراب نوشی، رقص، گانا بجانا لوگوں کا مزاج بن جائے۔تو غیرت حق کو بھی جوش آتا ہے۔اگر معمولی تنبیہہ پر توبہ کر لیں۔تو فبہا، ورنہ عمارتیں منہدم اور عالی شان تعمیرات خاک کے تودے کر دئے جاتے ہیں۔پوچھا گیا کہ کیا زلزلہ عذاب ہے؟ فرمایا مومن کے حق میں رحمت اور کافر کیلئے عذاب۔حضرت عمر بن عبدا لعزیزؒ نے بحیثیت خلیفہ ہونے کے ایک فرمان نامہ لکھ کر ملکوں میں روانہ کیا۔کہ یہ زلزلہ ایک ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اپنے بندوں پر اپنا عتاب ظاہر فرما کر ان سے توبہ کا مطالبہ فرماتے ہیں، اس وقت صدق دل سے توبہ کرنی چاہئے بدکاری چھوڑ دینی چاہئے۔

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ حتیٰ الامکان اس بات کی کوشش کرے کہ وہ اپنی ذات کو قیامت کی ان علامتوں میں سے کسی بھی علامت کے ظہور کا ذریعہ نہ بنے دے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں آمین۔